استدراک

ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی

ایامِ تشریق میں نمازوں کے بعد تکبیرات پڑھنا؟

محترمی جناب حافظ حسن مدنی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، یادآوری کے لئے تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔ آپ نے اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے:

''محترم حافظ صلاح الدین یوسف نے محدث جنوری ۲۰۰۵ء میں آپ کے شائع شدہ مضمون میں ایک امر کی نشاندہی فرمائی ہے، جس کی وضاحت میں بھی ضروری سمجھتا ہوں:

محدث میں صفحہ ۴۵ پر، ۱۳ نمبر نکتہ کے تحت آپ نے جس حدیث کو ذکر فرمایا ہے، اس کے ترجمہ میں آپ نے دو اضافے ایسے فرمائے ہیں، جن کا اصل عربی عبارت میں کوئی وجود نہیں۔ آپ کے ترجمہ میں بریکٹ میں اضافہ '(ہر نماز کے بعد)' اور بریکٹوں کے بغیر ترجمہ کے آخر میں 'ہر نماز کے بعد' کا ترجمہ یا اس کا مفہوم عربی عبارت میں موجود نہیں۔

مزید برآں محترم حافظ صاحب کے خیال میں ان تکبیرات کو فرض نمازوں کے بعد پڑھنے پر تو کوئی مستند دلیل موجود نہیں البتہ اُنہیں بالعموم ان دنوں میں ہر وقت پڑھتے رہنا چاہئے۔

محترم حافظ صاحب کے بقول نمازوں کے بعد تکبیرات کا پڑھنا دارقطنی کی ایک روایت میں پایا تو جاتا ہے لیکن وہ روایت انتہائی ضعیف ہے، اس لئے اِس سے استدلال محل نظر ہے۔ اُمید ہے آپ جلد وضاحت فرمائیں گے تاکہ محدث میں شائع کرکے اس سہو کی وضاحت کی جاسکے۔''

محترم حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کا میں شکرگزار ہوں کہ انہوں نے میرے مضمون کا گہری نظر سے مطالعہ فرمایا ہے، لیکن موصوف کا اعتراض درست نہیں ہے۔ اگر وہ اصل کتابوں کی طرف مراجعت فرماتے تو اُنہیں یہ غلط فہمی نہ ہوتی، صحابہ کرامؓ کے آثار سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ وہ ان تکبیرات کو عرفہ کے دن فجر کی نماز کے بعد سے تیرہ تاریخ کی عصر

www.KitaboSunnat.com

کی نماز کے بعد تک پڑھنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ اس سلسلہ کے دلائل ملاحظہ فرمائیں:

① حدثنا أبوبكر قال حدثنا حسين بن علی عن زائدة عن عاصم عن شقيق وعن علی بن عبد الأعلى عن أبي عبد الرحمن عن علی أنه كان يكبر بعد صلاة الفجر يوم عرفة إلى صلاة العصر من آخر أيام التشريق ويكبر بعد العصر (مصنف ابن ابی شيبة: ٢/٧٢) واللفظ له (المستدرك: ١/٢٩٩، السنن الكبرىٰ للبيهقی: ٣/٣١٤)

''جناب شقیقؒ اور ابوعبدالرحمنؒ بیان کرتے ہیں کہ ''جناب علیؓ عرفہ کے دن فجر کی نماز کے بعد تکبیر کہتے، ایامِ تشریق کے آخر تک نمازِ عصر تک اور عصر کے بعد تکبیر کہتے۔''

یہ ابوعبدالرحمنؒ کی روایت کے الفاظ ہیں اور جناب شقیقؒ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

كان علی يكبر بعد صلوٰة الفجر غداة عرفة ثم لا يقطع حتى يصلي الإمام من آخر أيام التشريق ثم يكبر بعد العصر (المستدرك: ١/٢٩٩)

''حضرت علیؓ عرفہ کی صبح، فجر کی نماز کے بعد تکبیر کہتے، پھر وہ برابر کہتے رہتے تھے یہاں تک کہ امام ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز پڑھاتا، پھر وہ عصر کے بعد تکبیر پکارتے۔''

یہ روایت اپنے مفہوم پر بالکل واضح ہے اور اس میں يكبّر بعد صلوٰة الفجر یعنی ''وہ نمازِ فجر کے بعد تکبیر پکارتے تھے۔'' اور یہ سلسلہ جاری رہتا یہاں تک کہ وہ عصر کی نماز کے بعد تک تکبیرات پکارتے تھے (ایامِ تشریق کے اختتام تک)۔ اس روایت میں کوئی ابہام نہیں ہے اور اِسے بغور پڑھا جائے تو اُمید ہے کہ مسئلہ کی تہہ تک پہنچنے میں طالبِ حق کو دشواری پیش نہ آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

② فحدثني أبوبكر محمد بن أحمد بن بالويه ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل حدثني أبي ثنا يحيى بن سعيد ثنا الحكم بن فروخ عن ابن عباس أنه كان يكبر عن غداة عرفة إلى صلوة العصر من آخر أيام التشريق (المستدرك: ١/٢٩٩)

''جناب حکم بن فروخؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ عرفہ کی صبح سے ایام تشریق کے آخر تک، عصر کی نماز تک تکبیر پکارتے تھے۔''

③ فحدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب أنبأ العباس بن الوليد بن مزيد ثنا أبي قال سمعت الأوزاعي وسئل عن التكبير يوم عرفة فقال: يكبر من غداة عرفة إلى آخر

www.KitaboSunnat.com

أیام التشریق کما کبر علی وعبداللہ (المستدرک:۱/۳۰۰)

''جناب ولید بن مزیدؒ بیان کرتے ہیں کہ امام اوزاعیؒ سے یومِ عرفہ کی تکبیر کے متعلق سوال کیا گیا تو میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (عرفہ کی) صبح سے ایامِ تشریق کے آخر تک تکبیرات پکاری جائیں گی، جیسا کہ علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ تکبیر کہا کرتے تھے۔''

حضرت علیؓ کا عمل پیچھے مفصل گزر چکا ہے کہ وہ عرفہ کے روز صبح کی نماز کے بعد سے لے کر تیرہ تاریخ کی عصر کی نماز کے بعد تک تکبیرات پکارتے تھے۔

اور عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں:

④ فأخبرناہ أبو یحیٰی أحمد بن محمّد السمرقندی ثنا مُحمّد بن نصر ثنا یحیٰی بن یحیٰی أنبأ ھیثم عن أبي جناب عن عُمیر بن سعید قال: قدم علینا ابن مسعود فکان یکبر من صلوٰۃ الصبح یوم عرفۃ إلیٰ صلوٰۃ العصر من آخر أیام التشریق (المُستدرَك: ۱/۲۹۹،۳۰۰)

''جناب عمیر بن سعیدؒ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ابن مسعودؓ تشریف لائے، پس وہ یومِ عرفہ کے دن صبح کی نماز سے ایامِ تشریق کے آخر، نمازِ عصر تک تکبیرات پکارتے تھے۔''

⑤ فأخبرنی أبو بکر محمد بن أحمد بن بالویہ ثنا عبداللہ بن أحمد بن حنبل حدثني أبي ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ بن الحجاج قال سمعت عطاء یحدث عن عبید بن عمیر قال: کان عمر بن الخطاب یکبر بعد صلوٰۃ الفجر من یوم عرفۃ إلی صلوٰۃ الظھر من آخر أیام التشریق (المستدرك ۱/۲۹۹ وابن أبي شیبۃ: ۲/۷۲)

''جناب عبید بن عمیرؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطابؓ عرفہ کے دن نمازِ فجر کے بعد سے تکبیر کہتے، یہاں تک کہ وہ ایام تشریق کے آخر تک، ظہر کی نماز تک تکبیر کہتے تھے۔''

☜ علامہ ذہبیؒ نے تکبیرات کے سلسلہ میں مرفوع روایت کو تو موضوع قرار دیا اور آگے فرماتے ہیں: فأما مِن فعل عمر وعلي وابن مسعود فصَحیح عنھم التکبیر

''پس جو عمرؓ، علیؓ اور ابن مسعودؓ کا فعل ہے تو ان سے صحیح سند کے ساتھ تکبیر کہنا ثابت ہے۔'' تلخیص المستدرك :۱/۲۹۹)

استدراک از حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس کہ ڈاکٹر ابو جابر دامانوی صاحب اصل اعتراض کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ راقم کا اعتراض ایک تو ترجمہ پر تھا، جو درست نہیں؛ اس کی کوئی وضاحت اُنہوں نے نہیں کی۔ دوسرا یہ کہ اس اضافی ترجمے سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ عرفے کی صبح سے ایام تشریق کے آخر تک ہر نماز کے بعد تکبیرات پڑھی جائیں۔ ہر فرض نماز کے بعد خصوصی طور پر تکبیرات پڑھنے کا حکم کس حدیث سے ثابت ہوتا ہے؟ اس کا بھی ثبوت پیش نہیں کیا گیا، جب کہ زیر بحث مذکورہ مضمون میں اسی بات کا اثبات کیا گیا تھا۔

اب ڈاکٹر موصوف نے یہ آثار پیش کیے ہیں، لیکن موصوف نے غور نہیں فرمایا کہ کسی اثر میں بھی وہ بات نہیں ہے جس کا ثبوت راقم نے طلب کیا ہے۔ ان سب آثار میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ صحابہ عرفے کی صبح سے تکبیرات کا آغاز فرماتے اور ۱۳/ ذوالحجہ کی عصر تک جاری رکھتے۔ ان میں کسی میں بھی فرض نمازوں کے بعد خصوصی طور پر تکبیرات بہ آواز بلند پڑھنے کا ذکر نہیں☆ ہے۔ جہاں تک عرفے کے دن سے بلکہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے آخر ایامِ تشریق تک تکبیرات پڑھنے کا مسئلہ ہے، یہ تو نبی ﷺ کی احادیث کے عموم سے اور صحابہ کرامؓ کے عمل سے ثابت ہے۔ اس میں تو سرے سے اختلاف ہی نہیں ہے، لیکن اس میں نماز کے بعد کی تخصیص نہیں ہے، بلکہ عموم ہے کہ یہ تکبیرات ہر وقت پڑھی جائیں، نہ کہ صرف فرض نمازوں کے بعد۔

☆ محترم حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کی بات اس حد تک تو درست معلوم ہوتی ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد تکبیرات پڑھنے کے صریح الفاظ کسی صحیح روایت میں موجود نہیں ہیں، لیکن آثار میں مذکور "یکبر بعد صلاۃ الفجر" اور "یکبر بعد العصر / إلیٰ صلاۃ العصر" کے الفاظ وغیرہ میں البتہ اس امر کا اشارہ ضرور پایا جاتا ہے۔ اور اس اشارہ کو اس بات سے بھی مزید تقویت حاصل ہوجاتی ہے کہ یوم تشریق تو مغرب کے وقت ختم ہوتا ہے لیکن آخری یوم تشریق کی عصر کی نماز کے بعد تک تکبیرات کو محدود کرنا نمازوں سے ان تکبیرات کے تعلق کا بھی ایک اہم قرینہ ہے۔ واللہ اعلم (حافظ حسن مدنی)

www.KitaboSunnat.com

فقہ واجتہاد
قسط ۳، آخری

شیخ سلمان بن فہد العودۃ
مترجم: محمد اسلم صدیق ☆

اجتہاد کا حق دار کون؟

❻ اللہ تعالیٰ کے متعلق بغیر علم کے بات کرنے کی چھٹی صورت

یہ ہے کہ اپنی کشتی کو انسانی معاشروں میں پائے جانے والے ظروف و حالات کے بہاؤ پر چھوڑ دیا جائے اور نصوص اور احکامِ شرعیہ کو عصری حالات کے تابع کر دیا جائے باوجود اس کہ کہ یہ اشیا اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مخالف ہوں۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ بدر حقیقت حالاتِ زمانہ انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ اپنے گردوپیش کے ماحول اور رسوم و رواج سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وہ آس پاس کے حالات سے موافقت کرنا اور اُنہیں اپنے حال پر برقرار رکھنا پسند کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ کوئی ایسی چیز اس کے رسوم و رواج سے متصادم ہو جسے وہ پسند نہ کرتا ہو۔

یہی وجہ ہے کہ جب کوئی کام لوگوں میں عام رواج پا جاتا ہے اور ان کی زندگی کا لازمی جز بن جاتا ہے تو یہ انسانی فطرت ہے کہ ایسے کام کو حرام یا ناجائز کہنا اس کے لئے انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ چنانچہ جب وہ خود ایسی صورتِ حال سے دو چار ہوتا ہے تو پھر ان حیلوں کو تلاش کرتا ہے جن سے حرام کو حلال کیا جاسکتا ہے تاکہ اسے اس کسک اور کھٹک سے نجات مل سکے جس کو وہ اپنے دل میں محسوس کر رہا تھا۔ ایک لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ دلوں پر واقعی حالات کا غلبہ ہوتا ہے، کیونکہ بعض دلوں کے لئے ایک حالت کو بدل کر کسی ایسی حالت کی طرف تحویل کرنا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضامندی کا باعث ہو، انتہائی مشکل ہوتا ہے۔

پھر ستم یہ کہ بعض لوگ اس کو نظریۂ ضرورت قرار دے لیتے اور یہ کہتے نظر آتے ہیں: بھائی

www.KitaboSunnat.com